سورة مريم

آيات ۳۴ - ۵۰

ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٣٤﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ
اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ﴿٣٥﴾ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٣٦﴾
فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٣٧﴾ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ
يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ
غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٤٠﴾ ع
وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا
يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿٤٢﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا
﴿٤٣﴾ يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ
مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ
وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۫ۖ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿٤٨﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ
لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥٠﴾ ع

سُوْرَةُ مَرْيَمَ

آيات 98

مكية

كهيعص ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا ﴿٣﴾

توحید کی دعوت اور انبیاء کی مشترکہ تعلیمات - عقیدۂ تثلیث اور شرک کی واضح تردید - ایمان والوں کو صبر، استقامت اور اصل دین پر قائم رہنے کی تلقین

عقائد: توحید، تثلیث کی تردید، آخرت

دعوت: توحیدی دعوت، انبیاء کی دعوت، نصیحت

اخلاقی تعلیمات: تقویٰ و پرہیزگاری، صبر و شکر، نماز و اعمالِ صالحہ

قصص الانبیاء (1-59)

آیات 1 تا 15
قصۂ زکریا و یحییٰ (یحییٰ کی معجزانہ ولادت)
بیٹے کی ضرورت کے اسباب

آیات 51 تا 53
قصۂ موسیٰ و ہارون

آیات 16 تا 40
قصۂ مریم و عیسیٰ
ولادتِ عیسیٰ علیہ السلام

آیات 54 تا 55
قصۂ اسماعیل علیہ السلام

آیات 41 تا 50
قصۂ ابراہیم علیہ السلام
(بطور داعی اور توحید کے علمبردار)

آیات 56 تا 58
قصۂ ادریس علیہ السلام
وصفات الانبیاء

دیگر مضامین (60-98)

آیات 59 تا 65
انبیاء علیہ السلام کے بعد امتوں میں
ان کے ناخلف جانشین

آیات 77 تا 87
مغرور اور متکبر انکار کرنے والوں
کے غلط طرزِ استدلال کی تردید

آیات 66 تا 76
قیامت کی تکذیب کرنے والوں (قریش مکہ) کو زجر و تنبیہ اور ان کا انجام

آیات 88 تا 95
اللہ کا بیٹا ہونے کے باطل عقیدے کی سخت تردید- قیامت کے حتمی انجام کی طرف توجہ

آیات 96 تا 98
قرآن انذار و تبشیر کے لیے سب سے بہترین چیز ہے
آپ ﷺ کو تسلی

ذٰلِكَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ ۚ قَوۡلَ الۡحَقِّ الَّذِىۡ فِيۡهِ يَمۡتَرُوۡنَ ﴿۳۴﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنۡ يَّتَّخِذَ مِنۡ وَّلَدٍ ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ؕ ﴿۳۵﴾ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿۳۶﴾

ذٰلِكَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ - یہ عیسیٰ بن مریم ہیں

قَوۡلَ الۡحَقِّ - (اور یہ ہے وہ) سچی بات

الَّذِىۡ فِيۡهِ يَمۡتَرُوۡنَ - جس میں وہ شک کرتے ہیں

(م ر ي) اِمۡتَرٰى يَمۡتَرِىۡ ، اِمۡتِرَآءٌ : شک کرنا (VIII)

مَا كَانَ لِلّٰهِ - نہیں ہے (لائق) اللہ کے لیے

اَنۡ يَّتَّخِذَ مِنۡ وَّلَدٍ - کہ وہ بنائے کوئی اولاد

(أ خ ذ) اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ ، اِتِّخَاذٌ : بنانا (VIII)

سُبۡحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمۡرًا - وہ پاک ہے، جب وہ فیصلہ کرتا ہے کسی کام کا

قَضٰى يَقۡضِىۡ ، قَضَآءٌ : فیصلہ کرنا

اردو میں : قضا، قاضی، تقاضا، مقتضی

فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ - تو یقیناً صرف وہ (یہی) کہتا ہے اس کو

كُنۡ فَيَكُوۡنُ - (کہ) ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے

وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ - اور بیشک اللہ ہی میرا رب اور تمہارا رب

ذٰلِكَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ ۚ قَوۡلَ الۡحَقِّ الَّذِىۡ فِيۡهِ يَمۡتَرُوۡنَ ﴿۳۴﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنۡ يَّتَّخِذَ مِنۡ وَّلَدٍ ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ﴿۳۵﴾ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿۳۶﴾

فَاعۡبُدُوۡهُ - سو تم اس کی عبادت کرو

عَبَدَ يَعْبُدُ ، عِبَادَةٌ : عبادت کرنا

هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ - یہی سیدھا راستہ ہے

فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ - پھر اختلاف کیا ان گروہوں نے

اِخْتَلَفَ يَخْتَلِفُ ، اِخْتِلَافٌ : اختلاف کرنا (VIII)

اَحْزَاب : حِزْبٌ کی جمع (گروہ)

مِنۡۢ بَيۡنِهِمۡ - اپنے درمیان

فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا - پس ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے کفر کیا

وَيْلٌ : ہلاکت افسوس، عذاب

مِنۡ مَّشۡهَدِ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ - بڑے دن (قیامت) کی حاضری سے

مَشْهَد : حاضر ہونے کی جگہ، گواہی کا موقع

شَهِدَ يَشْهَدُ ، شُهُودًا / شَهَادَةً: حاضر ہونا، گواہ بننا

اَسۡمِعۡ بِهِمۡ وَاَبۡصِرۡ - کیا خوب سننے والے اور دیکھنے والے ہوں گے وہ

اَسْمِعْ : سَمْعٌ سے فعل تعجب

اَبْصِرْ: اِبْصَارٌ سے فعل تعجب

يَوۡمَ يَاۡتُوۡنَنَا - جس دن یہ لوگ آئیں گے ہمارے پاس

اَتٰى يَاْتِيْ ، اِتْيَانٌ : آنا

لٰكِنِ الظّٰلِمُوۡنَ الۡيَوۡمَ - لیکن ظالم لوگ آج

ذٰلِكَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ ۚ قَوۡلَ الۡحَـقِّ الَّذِىۡ فِيۡهِ يَمۡتَرُوۡنَ ﴿۳۴﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنۡ يَّتَّخِذَ مِنۡ وَّلَدٍ ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ﴿۳۵﴾ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿۳۶﴾

فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ - کھلی گمراہی میں ہیں

وَاَنۡذِرۡهُمۡ يَوۡمَ الۡحَسۡرَةِ - اور آپ ڈرائیں انہیں حسرت کے دن سے

اَنْذَرَ يُنْذِرُ ، اِنْذَارٌ : ڈرانا، خبردار کرنا (۱۷)

اردو میں : انذار، نذیر

اِذۡ قُضِىَ الۡاَمۡرُ - جب فیصلہ کیا جائے گا (ہر) معاملے کا

وَهُمۡ فِىۡ غَفۡلَةٍ - اور وہ (اب) غفلت میں ہیں

وَّهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ - اور وہ ایمان نہیں لاتے

اِنَّا نَحۡنُ نَرِثُ الۡاَرۡضَ - بیشک ہم ہی وارث ہوں گے زمین کے

وَمَنۡ عَلَيۡهَا - اور (ان کے بھی) جو اس پر ہیں

وَاِلَيۡنَا يُرۡجَعُوۡنَ - اور ہماری طرف ہی وہ لوٹائے جائیں گے

رَجَعَ يَرْجِعُ ، رَجْعٌ : لوٹانا

اردو میں : رجوع، راجع، رجعت، ترجیع

ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٣٤﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

ؕ ﴿٣٥﴾ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٣٦﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٣٧﴾

اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

﴿٣٩﴾ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٤٠﴾

یہ ہے عیسیٰ ابن مریم اور یہ ہے اُس کے بارے میں وہ سچی بات جس میں لوگ شک کر رہے ہیں، اللہ کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے وہ پاک ذات ہے وہ جب کسی بات کا فیصلہ کرتا ہے تو کہتا ہے کہ ہو جا، اور بس وہ ہو جاتی ہے، (اور عیسیٰؑ نے کہا تھا کہ) "اللہ میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی، پس تم اُسی کی بندگی کرو، یہی سیدھی راہ ہے" مگر پھر مختلف گروہ باہم اختلاف کرنے لگے سو جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے وہ وقت بڑی تباہی کا ہوگا، جب کہ وہ ایک بڑا دن دیکھیں گے جب وہ ہمارے سامنے حاضر ہوں گے اُس روز تو اُن کے کان بھی خوب سُن رہے ہوں گے اور اُن کی آنکھیں بھی خوب دیکھتی ہوں گی، مگر آج یہ ظالم کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں اے نبیؐ، اِس حالت میں جبکہ یہ لوگ غافل ہیں اور ایمان نہیں لا رہے ہیں، اِنہیں اس دن سے ڈرا دو جبکہ فیصلہ کر دیا جائے گا اور پچھتاوے کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہوگا

محمد اقبال

ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِىْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٣٤﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا
فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ ﴿٣٥﴾ وَ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٣٦﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ
بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٣٧﴾ اَسْمِعْ بِهِمْ وَ اَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِىْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾ وَ اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِىَ الْاَمْرُ ۘ وَ هُمْ فِىْ غَفْلَةٍ وَّ هُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَ
مَنْ عَلَيْهَا وَ اِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٤٠﴾

This is Jesus, the son of Mary; and this is the truth about him concerning which they are in doubt. It does not befit Allah to take for Himself a son. Glory be to Him! When He decrees a thing He only says: "Be" and it is. (Jesus had said): "Indeed Allah is my Lord and your Lord, so serve Him alone.

This is the Straight Way." But different parties began to dispute with one another. A dreadful woe awaits on that great Day for those that reject the Truth. How well shall they hear and how well shall they see on the Day they come to Us! But today the evil-doers are in manifest error.

(O Muhammad), warn those who are steeped in heedlessness and are obstinately rejecting the truth that the Day shall come when things will be finally decided and they shall be left with utter remorse.

Ultimately, We shall inherit the earth and whatever is on it; to Us shall they be returned.

محمد اقبال

ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۳۵﴾ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۳۶﴾

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی اصل حقیقت

- گزشتہ آیات میں عیسیٰ (علیہ السلام) کی پیدائش کے واقعہ کی بہت ہی عمدہ اور روشن و واضح تصویر کشی کرنے کے بعد ان مشرک آمیز باتوں اور خرافات کی نفی کرتے ہوئے جو ان لوگوں سے عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں کہی ہیں اس طرح کہتا یہ ہے عیسیٰ ابن مریم۔ (حضرت عیسیٰؑ کے قول کے درمیان آیت ۳۴ اور ۳۵ اللہ تعالیٰ کا قول بطور جملہ معترضہ ہیں)
- اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ان کی اصل حقیقت بیان فرمائی کہ وہ اللہ کے نبی اور اس کے مقرب بندے تھے، جنہیں خاص صفات اور کمالات عطا کیے گئے، مگر وہ محض انسان تھے، نہ کہ خدا یا خدا کے بیٹے۔ ان کی بے باپ پیدائش سے جو غلط فہمیاں پھیلیں، قرآن نے انہیں رد کرکے حضرت مریم کی پاکدامنی بھی واضح کر دی۔
- آگے عیسائیوں کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو "اللہ کا بیٹا" کہنے پر رد کیا گیا ہے اور قرآن نے سادہ انداز میں واضح کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو نہ کسی بیٹے کی ضرورت ہے، نہ کسی مددگار کی، کیونکہ وہ ہر طرح کی احتیاج سے پاک، ازلی اور صاحبِ قدرت ہے؛ وہ "کن" کہتا ہے اور کام ہو جاتا ہے، اس لیے اولاد کا تصور بھی اس کی شان کے خلاف ہے۔
- دو آیات (۳۴-۳۵) اللہ کے قول کے بعد آیت ۳۶ پھر عیسیٰ علیہ السلام کا قول۔ اور یہی ان کا اصل پیغام بھی ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے، پس اسی کی عبادت کرو کیونکہ اس کے قرب اور نجات کے حصول کے لیے یہی سیدھا راستہ ہے، اس کے سوا کوئی اور راستہ نہیں۔
- عیسیٰؑ کا قول کہ اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ انجیلوں میں یہ اس طرح نقل ہوا ہے کہ " وہ میرا باپ اور تمہارا باپ ہے " عبرانی زبان میں ' اب ' باپ اور رب دونوں معنوں میں آتا ہے۔ عیسائیوں نے اس سے انہیں خدا کا بیٹا بنا لیا

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۳۷﴾ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ
غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۴۰﴾

نصاریٰ کی گروہ بندیاں

- حضرت عیسیٰ کی معجزانہ ولادت نہ ماننے والوں کا انجام۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی اصل حقیقت تو وہ ہے جو یہاں ان آیات میں بیان ہوئی اور یہ اس قدر واضح بات ہے کہ اس میں کسی اختلاف و نزاع کی گنجائش نہیں تھی لیکن عیسائیوں نے اپنی بدبختی سے اس میں اختلاف پیدا کیا۔ اور ان کے اندر بہت سے چھوٹے بڑے فرقے پیدا ہوگئے
- ان میں سے حق پر صرف وہ تھوڑے سے لوگ قائم رہے جو شمعون کے پیرو تھے۔ یہی لوگ تھے جو نبی (ﷺ) کی دعوت پر ایمان لائے اور انہی کی قرآن نے تعریف کی ہے۔ باقی سب جو پال کے پیرو ہوئے وہ مختلف گروہوں میں بٹتے چلے گئے۔ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ یہ دو فرقے تو مشہور ہی ہیں ان کے علاوہ اور بھی چھوٹے بڑے بہت سے چرچ ان کے اندر ہیں
- حقیقت مسیح اور دین مسیح میں اختلاف کرنے والوں اور نبی کریم ﷺ کے ہمعصر کفار کے بارے میں فرمایا جارہا ہے کہ ان کے لیے ہلاکت ہے حاضری (قیامت) کے دن۔
- اللہ تعالیٰ کے کلام میں اظہار تعجب! یہ آیات تعجب کے اسلوب میں انسانوں کو مخاطب کرتی ہیں، نہ کہ اللہ تعالیٰ خود تعجب کا اظہار فرمارہا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ دنیا میں جو لوگ حق کو سننے اور دیکھنے سے غافل رہے، قیامت کے دن سب کچھ واضح دیکھ کر پشیمان ہوں گے، مگر اس وقت ان کا سننا اور دیکھنا صرف حسرت کا باعث بنے گا، فائدہ نہ دے گا۔ کیسا عجیب حسرت کا لمحہ ہوگا جب آدمی یہ جانے گا کہ وہ سب کچھ کرسکتا تھا۔ مگر اس نے نہیں کیا۔ یہاں تک کہ کرنے کا وقت ہی ختم ہوگیا۔
- نصیحت کے انداز میں ایک تنبیہ کی گئی ہے کہ عہدہ، دولت اور اقتدار کا غرور انسان کو حقیقت سے غافل کردیتا ہے، حالانکہ وہ سب کچھ عارضی اور اللہ کی امانت ہے۔ قیامت کے دن انسان دیکھ لے گا کہ زمین اور اس پر جو کچھ ہے، سب کا اصل مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے، اور ہر شخص کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا

وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِبْرٰهِیْمَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا ﴿۴۱﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَ لَا یُبْصِرُ وَ لَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْــٴًـا ﴿۴۲﴾ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ یَاْتِكَ

وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِبْرٰهِیْمَ - اور ذکر کیجئے (اس) کتاب میں ابراہیم کا

اِنَّهٗ كَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا - بیشک وہ تھا نہایت سچا نبی

صِدِّیْقًا : صِدْقًا مصدر سے مبالغے کا صیغہ (نہایت سچا)

اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ - جب اس نے کہا اپنے باپ سے

اَبِیْ : والد

یٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ - اے میرے ابا جان کیوں تم عبادت کرتے ہو

اَبَتِ : اصل میں اَب ہے جس پر تَا کا اضافہ کر دیا گیا ہے ندا (یا) کی وجہ سے۔ (اس کو تاء العِوَض کہتے ہیں)۔ ادب و احترام کا لفظ

مَا لَا یَسْمَعُ وَ لَا یُبْصِرُ - (اس کی) جو نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے

وَ لَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْــٴًـا - اور نہ کام آسکتا ہے تیرے کچھ بھی

اَغْنٰی یُغْنِیْ ، اِغْنَآءٌ : کام آنا (IV)

یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ - اے میرے ابا جان بیشک میں یقیناً آیا ہے میرے پاس

جَآءَ یَجِیْءُ ، مَجِیْءٌ : آنا، پہنچنا
از خود آنا، اپنی طرف سے آنا

مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ یَاْتِكَ - وہ علم جو نہیں آیا تیرے پاس

اَتٰی یَاْتِیْ ، اِتْیَانٌ : آنا، لانا، پیش ہونا
کسی چیز یا شخص کو لے کر آنا، کسی کے ساتھ آنا

فَاتَّبِعْنِیْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾ يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾ يٰٓاَبَتِ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾

فَاتَّبِعْنِیْٓ اَهْدِكَ - تو پیروی کر میری میں بتلاؤں گا تجھے | اِتَّبَعَ ... پیروی کرنا | هَدٰى يَهْدِىْ ، هِدَايَةٌ پیروی کرنا

صِرَاطًا سَوِيًّا - سیدھا راستہ | صِرَاطًا : راستہ | سَوِيًّا : سَوَآءٌ مصدر سے صفت مشبہ (درست، موزوں، سیدھا)

يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ - اے میرے ابا جان تو عبادت نہ کر شیطان کی

اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ - بیشک شیطان ہے

لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا - رحمان کا بہت بڑا نافرمان | عَصِيًّا : عِصْيَانٌ مصدر سے صفت مشبہ (بہت نافرمان)

يٰٓاَبَتِ اِنِّىْٓ اَخَافُ - اے میرے ابا جان بیشک میں ڈرتا ہوں

اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ - کہ چھوئے تجھے عذاب | مَسَّ يَمُسُّ ، مَسًّا: چھونا، پہنچنا

مِّنَ الرَّحْمٰنِ - رحمٰن (کی طرف) سے

فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا - پھر آپ ہو جائیں شیطان کے دوست | (ك و ن) | كَانَ يَكُوْنُ ، كَوْنًا : ہونا

وَلِيًّا : وَلَايَةٌ مصدر سے صفت مشبہ (دوست، ساتھی، مددگار)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿٤٢﴾ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ
الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾ يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ
الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾

اور اس کتاب میں ابراہیمؑ کا قصہ بیان کرو، بے شک وہ ایک راست باز انسان اور ایک نبی تھا (انہیں ذرا اُس موقع کی یاد دلاؤ) جبکہ اُس نے اپنے باپ سے کہا کہ "ابّا جان، آپ کیوں اُن چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ سنتی ہیں نہ دیکھتی ہیں اور نہ آپ کا کوئی کام بنا سکتی ہیں؟
ابّا جان، میرے پاس ایک ایسا عِلم آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا، آپ میرے پیچھے چلیں، میں آپ کو سیدھا راستہ بتاؤں گا، ابّا جان! آپ شیطان کی بندگی نہ کریں، شیطان تو رحمٰن کا نافرمان ہے ابّا جان، مجھے ڈر ہے کہ کہیں آپ رحمان کے عذاب میں مُبتلا نہ ہو جائیں اور شیطان کے ساتھی بن کر رہیں"

(O Muhammad), recite in the Book the account of Abraham. Most surely he was a man of truth, a Prophet. (And remind people) when he said to his father: "Father! Why do you worship that which neither sees nor hears, and which can be of no avail to you? Father, a knowledge that has not reached you has come to me. So follow me that I may guide you to a Straight Way. Father, do not serve Satan, for Satan has indeed been a persistent rebel against the Most Compassionate Lord. Father, I fear that a punishment from the Most Compassionate Lord might strike you and you may end up as one of Satan's companions?"

محمد اقبال

آیات 41 تا 63

حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت اسماعیل اور حضرت ادریس (علیہم السلام) کی سیرت اور ان کی تعلیم و دعوت کا اجمالی حوالہ ہے جس کا مقصود ایک طرف :

- نصاریٰ پر یہ حقیقت واضح کرنا ہے کہ حضرت عیسیٰ سے پہلے جو انبیاء کرام، آدم و نوح اور ابراہیم و اسرائیل (علیہم السلام) کی نسل سے گزرے ہیں ان سب کی تعلیم و دعوت یہی رہی ہے جو آج اللہ کا رسول تمہارے سامنے پیش کر رہا ہے لیکن تم ایسے ناخلف نکلے کہ تم نے ان نبیوں کی تعلیم ضائع کر دی اور اس کی جگہ بدعتوں اور ضلالتوں میں مبتلا ہو گئے
- دوسری طرف قریش کو متنبہ کرنا ہے کہ ابراہیم و اسماعیل (علیہما السلام) کو جن کے ساتھ نسبت اور جن کے دین کے حامل و وارث ہونے کے تم مدعی ہو، اُن کو اِن خرافات سے کوئی تعلق نہیں تھا جن کو تم آج ملت ابراہیم کے نام سے پوج رہے ہو۔ اصل ملت ابراہیم یہ ہے جس کی دعوت تمہیں قرآن دے رہا ہے لیکن تم اس کی تکذیب کر رہے ہو

وَاذۡكُرۡ فِی الۡكِتٰبِ اِبۡرٰهِيۡمَ ۬ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾ اِذۡ قَالَ لِاَبِيۡهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعۡبُدُ مَا لَا يَسۡمَعُ وَلَا يُبۡصِرُ وَلَا يُغۡنِىۡ عَنۡكَ شَيۡـًٔا ﴿۴۲﴾

آیات ۴۱ سے ۵۰ – ابراہیم علیہ السلام کی سرگذشت

- یہاں سے آگے قریباً ۲۳ آیات میں چند انبیاء علیہم السلام کی سیرت اور ان کی تعلیم و دعوت کا اجمالی حوالہ ہے۔ سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے
- خطاب کا رخ اہل مکہ کی طرف موڑ دیا گیا ہے۔ قریش مکہ کو حضرت ابراہیمؑ سے نسبت پر فخر تھا، مگر وہ ان کی تعلیمات سے گمراہ ہو چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو حکم دیا کہ حضرت ابراہیمؑ کی اصل توحیدی تعلیمات بیان کریں تاکہ قریش کو ان کے شرک پر تنبیہ ہو اور ان کے باطل تصورات کا رد کیا جا سکے۔
- صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا – ابراہیم علیہ السلام کو ایک صدیق (سچا) اور نبی (خبریں پہنچانے والا) کہا گیا ہے - صدیق اور نبی کو ایک ساتھ جب کسی عظیم شخصیت کی صفت کے طور پر ذکر کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے نبی ہونے کی حیثیت سے زندگی اور آخرت کے بارے میں جو عقائد، احکام اور آداب وحی کیے گئے ہیں جن کے مجموعے کو دین کہتے ہیں اس کی ساری زندگی اس کی تصویر ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دین اور شریعت کو جس طرح اپنے دل میں سچ اور حق سمجھتا ہے اسی طرح اس کا مصداق بن کر زندگی گزارتا ہے۔ اس کا ہر عمل اس کے اعتقاد کی تائید ہوتا ہے
- حضرت ابراہیمؑ اللہ کے برگزیدہ نبی تھے جنہوں نے ہر آزمائش میں استقامت، قربانی اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ انہوں نے وطن، اہلِ خانہ، حتیٰ کہ بیٹے کی قربانی تک میں تامل نہ کیا اور توحید کی عملی تصویر بنے۔ قریش مکہ کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر وہ خود کو ابراہیمؑ کی نسل سمجھتے ہیں تو ان کے دینِ توحید پر عمل کریں، نہ کہ بت پرستی پر فخر۔

اِذۡ قَالَ لِاَبِيۡهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعۡبُدُ مَا لَا يَسۡمَعُ وَلَا يُبۡصِرُ وَلَا يُغۡنِىۡ عَنۡكَ شَيۡـًٔا ﴿۴۲﴾ يٰۤـاَبَتِ اِنِّىۡ قَدۡ جَآءَنِىۡ مِنَ الۡعِلۡمِ مَا لَمۡ يَاۡتِكَ فَاتَّبِعۡنِىۡۤ اَهۡدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۳﴾ يٰۤـاَبَتِ لَا تَعۡبُدِ الشَّيۡطٰنَ‌ ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ كَانَ لِلرَّحۡمٰنِ عَصِيًّا ﴿۴۴﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اَنۡ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ فَتَكُوۡنَ لِلشَّيۡطٰنِ وَلِيًّا ﴿۴۵﴾

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی اپنے والد کے سامنے تقریر (42 تا 45)

- حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے تعارف کے بعد ان کے پیغام کا ذکر کیا جارہا ہے اور یہ وہ پیغام اور تقریر ہے جو انہوں نے وحی الٰہی سے سرفراز ہونے کے بعد سب سے پہلے انھوں نے اپنے باپ (آزر) کے سامنے کی ہے۔
- حضرت ابراہیم نے اپنے باپ کو، ایک فطری ترتیب کے ساتھ چند حقائق کی طرف توجہ دلائی ہے۔

1. **پہلی حقیقت** یہ کہ شرک ایک بے بنیاد اور باطل چیز ہے انسان اپنے ہی ہاتھوں سے بنائی گئ بے جان مورتوں کو معبود مانتا ہے، جو نہ سن سکتی ہیں، نہ دیکھ سکتی ہیں، اور نہ کسی کام آسکتی ہیں، حالانکہ عبادت کا حق دار صرف وہی ہو سکتا ہے جو انسان کی فریاد سن کر اس کی مدد کرے۔
2. **دوسری حقیقت** یہ کہ اللہ کے ساتھ شریک کا معاملہ ظن و گمان اور وہم کی بنیاد پر نہیں بلکہ وحی کے ذریعے حاصل علمِ حقیقی کی روشنی میں ہونا چاہیے کیونکہ یہی علم انسان کو ہر واسطے سے ہٹا کر توحید اور سیدھی راہ تک پہنچاتا ہے (یہ وہ پیش کر رہے ہیں)
3. **تیسری حقیقت** یہ واضح فرمائی کہ شیطان کو سب سے زیادہ کد اور ضد، توحید کی صراط مستقیم ہی سے ہے۔ ذریت آدم کو اس صراط مستقیم سے برگشتہ کرنے کے لیے اپنا پورا زور لگا دے گا اور ان کو شرک میں مبتلا کر کے چھوڑے گا۔ خدائے رحمان کے ایسے کھلے ہوئے باغی کی ایسی وفادارانہ اطاعت در حقیقت اس کی عبادت ہے (آپ یہ شیطان کی عبادت نہ کریں)
4. **چوتھی حقیقت** یہ میری نبوت و رسالت سے پہلے اللہ کی واضح ہدایت نہ ہونے کا عذر تھا لیکن اب یہ عذر نہیں رہا، اللہ کی ہدایت آپ کو پہنچ چکی، اس کا انکار کر کے مجھے ڈر ہے آپ اسی انجام سے دوچار نہ ہوں جو شیطان اور اس کے اولیا کا مقدر ہے

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی اپنے والد کے سامنے تقریر (42 تا 45)

والدین کا احترام

①

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے مشرک اور سخت رویہ رکھنے والے والد کو بھی "یا أبتِ" جیسے پُرسوز خطاب سے نرمی، ادب اور شفقت سے مخاطب کیا

②

عقیدت و نرم گفتاری والدین کا بنیادی حق ہے، خواہ وہ حق نہ مانتے ہوں۔ ان کے ساتھ نرمی، عزت اور حسنِ سلوک ہر حال میں لازم

تبلیغ کی حکمت

③

ابراہیم علیہ السلام نے دلائل، نرم لہجے اور خیر خواہی بھرے انداز سے حق بات پیش کی
تبلیغ میں سختی نہیں بلکہ اخلاص، حکمت، نرمی اور ادب ہی مؤثر ذریعہ ہیں

④

جذباتیت کی بجائے علم و عقل اور منطق کو تبلیغ کا ذریعہ بنائیں
ردِ عمل سے نہ گھبرائیں دعوت جاری رکھیں

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَ اهْجُرْنِیْ مَلِیًّا ۝۴۶ قَالَ سَلٰمٌ عَلَیْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِیْ حَفِیًّا ۝۴۷ وَ اَعْتَزِلُكُمْ وَ مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ اَدْعُوْا رَبِّیْ ۖؗ

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ - (والد نے) کہا، کیا رو گردانی کرنے والا ہے تو

اَ : ہمزہ استفہامیہ

رَغِبَ : رغبت کرنا

رَاغِب : رغبت کرنے والا

عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ - میرے معبودوں سے اے ابراہیم

اٰلِهَة : اِلٰهٌ کی جمع (معبود)

لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ ۔ اگر تو باز نہ آیا (تو) ضرور میں سنگسار کردوں گا تجھے

اِنْتَهٰی یَنْتَهِیْ ، اِنْتِهَآءٌ : باز آنا (VIII)

لَ : لام تاکید

رَجَمَ یَرْجُمُ ، رَجْمًا : پتھر مارنا، سنگسار کرنا

وَ اهْجُرْنِیْ مَلِیًّا ۔ اور تو چھوڑ دے مجھ کو ہمیشہ کے لیے

هَجَرَ یَهْجُرُ ، هَجْرًا : چھوڑنا، الگ ہونا

مَلِیًّا : م-ل-أ (مَلَأً) سے ظرف (زمان) time adverb (طویل مدت)

قَالَ سَلٰمٌ عَلَیْكَ - کہا (ابراہیم نے) سلام ہو تجھ پر

سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ - عنقریب میں بخشش مانگوں گا تیرے لیے اپنے رب سے

اِسْتَغْفَرَ : بخشش مانگنا (X)

اِنَّهٗ كَانَ بِیْ حَفِیًّا - بیشک وہ ہے مجھ پر بہت مہربان

حَفِیًّا ، حَفَاوَةٌ سے صفت مشبہ (بہت مہربان)

وَ اَعْتَزِلُكُمْ وَ مَا تَدْعُوْنَ - اور میں کنارہ کرتا ہوں تم سے اور جنہیں تم پکارتے ہو

اِعْتَزَلَ یَعْتَزِلُ ، اِعْتِزَالًا

چھوڑنا، کنارہ کرنا (VIII)

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ اَدْعُوْا رَبِّیْ ۔ اللہ کے سوا اور میں پکارتا ہوں اپنے رب کو

عَسٰۤی اَلَّاۤ اَکُوۡنَ بِدُعَآءِ رَبِّیۡ شَقِیًّا ﴿۴۸﴾ فَلَمَّا اعۡتَزَلَہُمۡ وَ مَا یَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ۙ وَہَبۡنَا لَہٗۤ اِسۡحٰقَ وَ یَعۡقُوۡبَ ؕ وَ کُلًّا جَعَلۡنَا نَبِیًّا ﴿۴۹﴾ وَ وَہَبۡنَا لَہُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِنَا وَ جَعَلۡنَا لَہُمۡ لِسَانَ صِدۡقٍ عَلِیًّا ﴿۵۰﴾ ع ۳

عَسٰۤی اَلَّاۤ اَکُوۡنَ - اُمید ہے کہ نہیں ہوں گا میں

عَسٰی : امید ہے، ممکن ہے، شاید

بِدُعَآءِ رَبِّیۡ شَقِیًّا - اپنے رب کو پکار کر بنا مراد

شَقِیًّا : شَقَاوَۃٌ مصدر سے صفت مشبہ (بے نصیب)

فَلَمَّا اعۡتَزَلَہُمۡ - پھر جب جدا ہو گئے (ابراہیم) ان سے

وَ مَا یَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ - اور جن کی وہ عبادت کرتے تھے اللہ کے سوا

وَہَبۡنَا لَہٗۤ اِسۡحٰقَ وَ یَعۡقُوۡبَ - (تو) ہم نے عطا کیے اس کو اسحاق اور یعقوب

وَ کُلًّا جَعَلۡنَا نَبِیًّا - اور ہر ایک کو ہم نے بنایا نبی

وَ وَہَبۡنَا لَہُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِنَا - اور ہم نے نوازا ان کو اپنی رحمت سے

وَ جَعَلۡنَا لَہُمۡ - اور ہم نے کر دیا انکے لیے

لِسَانَ صِدۡقٍ عَلِیًّا - سچائی کی زبان (ذکر خیر) کو بہت بلند

لِسَانَ : زبان، ذکر

عَلِیًّا : عَلَآءٌ مصدر سے صفت مشبہ (بہت بلند، عالیشان)

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَ اهْجُرْنِیْ مَلِیًّا ﴿۴۶﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَیْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِیْ حَفِیًّا ﴿۴۷﴾ وَ اَعْتَزِلُكُمْ وَ
مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ اَدْعُوْا رَبِّیْ ۖ٘ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا ﴿۴۸﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَ مَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ وَ
كُلًّا جَعَلْنَا نَبِیًّا ﴿۴۹﴾ وَ وَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَ جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِیًّا ۠ ﴿۵۰﴾

باپ نے کہا "ابراہیمؑ، کیا تو میرے معبودوں سے پھر گیا ہے؟ اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کر دوں گا بس تو ہمیشہ کے لیے مجھ سے الگ ہو جا، ابراہیمؑ نے کہا "سلام ہے آپ کو میں اپنے رب سے دُعا کروں گا کہ آپ کو معاف کر دے، میرا رب مجھ پر بڑا ہی مہربان ہے میں آپ لوگوں کو بھی چھوڑتا ہوں اور اُن ہستیوں کو بھی جنہیں آپ لوگ خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے ہیں میں تو اپنے رب ہی کو پکاروں گا، امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کے نامراد نہ رہوں گا، پس جب وہ اُن لوگوں سے اور اُن کے معبودان غیر اللہ سے جُدا ہو گیا تو ہم نے اُس کو اسحاقؑ اور یعقوبؑ جیسی اولاد دی اور ہر ایک کو نبی بنایا، اور ان کو اپنی رحمت سے نوازا اور ان کو سچی ناموری عطا کی

The father said: "Abraham, have you turned away from my gods? If you do not give this up, I shall stone you to death. Now begone from me forever." Abraham answered: "Peace be upon you. I shall seek pardon for you from my Lord. My Lord has always been kind to Me. I shall withdraw from you and all that you call upon beside Allah. I shall only call upon my Lord. I trust the prayer to my Lord will not go unanswered." Thereupon Abraham dissociated himself from his people and the deities they worshipped instead of Allah, and We bestowed upon him Isaac and Jacob and made each of them a Prophet; and We bestowed on them Our mercy and granted them a truly lofty renown.

محمد اقبال

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنۡتَ عَنۡ اٰلِهَتِیۡ یٰۤاِبۡرٰهِیۡمُ ۚ لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهِ لَاَرۡجُمَنَّكَ وَاهۡجُرۡنِیۡ مَلِیًّا ﴿۴۶﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَیۡكَ ۚ سَاَسۡتَغۡفِرُ لَكَ رَبِّیۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِیۡ حَفِیًّا ﴿۴۷﴾ وَاَعۡتَزِلُكُمۡ وَمَا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَاَدۡعُوۡا رَبِّیۡ ۖ عَسٰۤی اَلَّاۤ اَكُوۡنَ بِدُعَآءِ رَبِّیۡ شَقِیًّا ﴿۴۸﴾

ابراہیم علیہ السلام کی تقریر کا ردِّ عمل

- حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی تقریر سن کر ان کا باپ بھڑک اٹھا اور غصے سے بے قابو ہوتے ہوئے کہا کہ تمہاری اس تقریر کا مطلب تو یہ ہے کہ ہم بت پرستی چھوڑ کر تمہارے ایک خدا کی پرستش شروع کر دیں۔ اس طرح سے تم خود بھی ہمارے خداؤں کا انکار کر رہے ہو اور مجھے بھی ان سے برگشتہ کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ تمہارے لیے عافیت اس میں ہے کہ تم اپنی دعوت بند کرو اور اپنے طرز عمل کو درست کرو اور بت پرستی کو اپنا شعار بنالو ورنہ میں تمہیں سنگسار کر دوں گا
- اس کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اندازہ لگا لیا کہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اپنی دعوت اور اپنے موقف پر اس طرح قائم ہیں کہ اس سے ہٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تو تب اس نے کہا کہ میرے سامنے سے دور ہو جاؤ۔ اور کبھی مجھے اپنی شکل نہ دکھانا اور اگر میں نے تمہیں دوبارہ دیکھا تو میں تمہیں سنگسار کر دوں گا
- حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے جب دیکھا کہ ان کے والد کسی طرح بات سمجھنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں بلکہ وہ خونی رشتوں کو بھی بھول گئے ہیں لیکن اتنی غضبناکی کے بعد بھی ابراہیم (علیہ السلام) کا رویہ نہیں بدلتا اور وہ توحید پر قائم رہتے ہیں
- باپ نے آپ کو چلے جانے کو کہا تو آپ نے باپ کو الوداعی سلام کہا کہ اچھا اگر آپ مجھے برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں تو میں جا رہا ہوں لیکن میں توحید کے اس پیغام کو چھوڑ نہیں سکتا تاہم میرا رب انتہائی شفیق اور مہربان ہے میں آپ کے لیے اس سے مغفرت طلب کروں گا (ممکن ہے آپ کو ہدایت دے دے اور اس طرح سے آپ کی مغفرت کا سامان ہو جائے)

فَلَمَّا اعۡتَزَلَهُمۡ وَمَا يَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَ يَعۡقُوۡبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلۡنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾ وَوَهَبۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِنَا وَجَعَلۡنَا لَهُمۡ لِسَانَ صِدۡقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾

ہجرت اور اس کی برکات

- حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے والد کی (قتل کی) دھمکیوں کے بعد گھر، وطن اور ان کی دیویوں اور دیوتاؤں کو چھوڑنے کا اعلان کرکے گویا ہجرت کرنے کا اعلان کر دیا۔ اور عملاً سرزمین عراق کو چھوڑ دیا اور اس دعوت کو قریب کے دوسرے علاقوں (ممالک) میں پہنچانے کے لیے نکل کھڑے ہوئے

یہ مال و دولتِ دُنیا، یہ رشتہ و پیوند
بُتانِ وہم و گُماں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
یہ دَور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
یہ نغمہ فصلِ گُل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

- اپنے قول اور فعل سے اس بات کی شہادت دی کہ:

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی - میں اسی لیے مسلماں، میں اسی لیے نمازی

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَ مَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ؕ وَ كُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾ وَ وَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَ جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾

ہجرت اور اس کی برکات

- حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اپنے آبائی وطن کو چھوڑ کر دعوت الی اللہ کو جاری رکھنے کے لیے مختلف ملکوں میں تشریف لے گئے۔ جب کسی شہر میں اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت پیش کرتے تو شدید مخالفت کے پیش نظر وہ شہر چھوڑنا پڑتا حتیٰ کہ رفتہ رفتہ جب اس ملک کی سرزمین بھی تنگ ہو جاتی تو پھر آپ (علیہ السلام) دوسرے ملک کا رخ کرتے، کیونکہ آپ (علیہ السلام) کی زندگی کا حقیقی مقصد اللہ تعالیٰ کے دین کو عام کرنا اور اسے سربلند کرنا تھا۔ یہ دعوت و عزیمت کا وہ عجیب و غریب سفر جس کی کوئی نظیر کبھی نہ پیش کی جاسکے گی۔

چھوڑا نہیں غیروں نے کوئی ناوکِ دشنام
چھوٹی نہیں اپنوں سے کوئی طرز ملامت
اس راہ میں جو سب پہ گزرتی ہے وہ گزری
تنہا پسِ زنداں کبھی رسوا سرِ بازار

- آپ (علیہ السلام) پہلے ملک شام میں داخل ہوئے۔ وہاں جب آپ (علیہ السلام) پر حالات شدید ہو گئے تو پھر مصر تشریف لے گئے۔ اس طرح نہ جانے اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر کہاں کہاں کی خاک چھانی۔ بالآخر آپ (علیہ السلام) فلسطین کے قریب اپنا ٹھکانا بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کا چونکہ وعدہ ہے کہ جو اس کے راستے میں ہجرت کرتا، قربانیاں دیتا اور سب کچھ اس کے لیے تیاگ دیتا ہے تو وہ بھی اپنی نعمتوں کے دروازے اس کے لیے کھول دیتا ہے۔

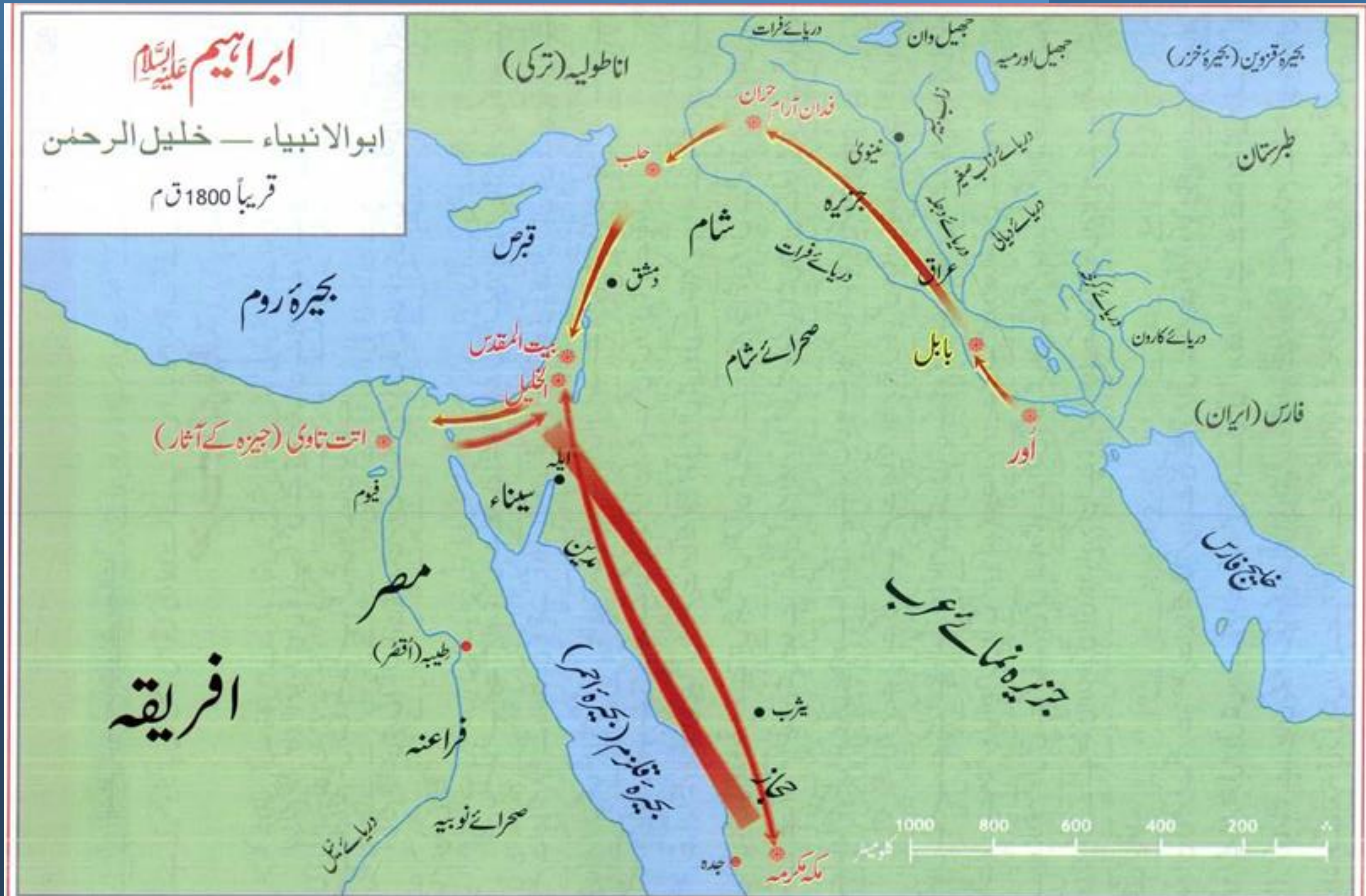
ابراھیم علیہ السلام
ابوالانبیاء — خلیل الرحمٰن
قریباً 1800 ق م
اناطولیہ (ترکی)
دریائے فرات
جھیل وان
جھیل اورمیہ
بحیرۂ قزوین (بحیرۂ خزر)
فدان آرام حران
حلب
نینوی
طبرستان
جزیرہ
شام
قبرص
دمشق
دریائے فرات
عراق
بحیرۂ روم
صحرائے شام
بابل
دریائے کارون
بیت المقدس
الخلیل
فارس (ایران)
اتت تاوی (جیزہ کے آثار)
اُور
ایلہ
فیوم
سیناء
مدین
خلیج فارس
مصر
جزیرہ نمائے عرب
طیبہ (اُقصر)
افریقہ
یثرب
فراعنہ
حجاز
صحرائے نوبیہ
دریائے نیل
جدہ
مکہ مکرمہ
1000
800
600
400
200
کلومیٹر

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾

- جب حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے دین پر قربان کر دیا تو پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی۔ آپؑ گھر سے نکالے گئے تھے تو آپ کو گھر دیا گیا۔ وطن چھوڑنا پڑا تھا، آپؑ کو وطن عطا کر دیا گیا۔ اپنے اعزہ واقرباء سے محروم ہو کر تنہائی کا شکار ہوئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیویاں بھی عطا فرمائیں اور اولاد بھی عطا فرمائی۔ اس طرح آپ کی تنہائی کا علاج کیا گیا اور آپ کو سکون کی زندگی عطا فرمائی گئی تاکہ آپ (علیہ السلام) اطمینان سے اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کر سکیں

- آپ (علیہ السلام) کو جو اولاد دی گئی وہ صرف اولاد ہی نہ تھی بلکہ انھیں دنیا کا مقتداء بنایا گیا۔ حضرت اسحاق (علیہ السلام) اور حضرت یعقوب (علیہ السلام) تمام بنی اسرائیل کے امام اور مقتداء ہیں اور حضرت یعقوب کا چونکہ نام اسرائیل تھا اس لیے آپ (علیہ السلام) کی اولاد بنی اسرائیل کہلائی اور صدیوں تک اللہ تعالیٰ نے دینی قیادت سے ان کو نوازا۔ نہ جانے کتنے انبیاء و رسل ان میں مبعوث ہوئے اور دنیا کی قابل ذکر تاریخ ان کی وجہ سے وجود میں آئی۔

- اللہ نے ان کی دعوت کو خوب فروخ دیا اور ان کو وہ پائیدار عزت و شہرت حاصل ہوئی جو دنیا میں کسی کو حاصل نہیں ہوئی۔ اس کی پائیداری کا یہ عالم ہے کہ ہزاروں برس گزر گئے لیکن اس پر کہنگی نہیں آئی۔ سینکڑوں، ہزاروں جلیل القدر انبیاء و مصلحین اس مبارک خانوادے سے اٹھے اور حضرت ابراہیم کے مشن کو زندہ کرتے رہے

- آخر میں حضرت اسماعیل کی نسل سے اسی ملت ابراہیم پر حضرت سرور عالم محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بعثت ہوئی جس سے اس عظمت و شہرت کو بقائے دوام حاصل ہو گیا۔ یہ سب کچھ حضرت ابراہیم کی اس دعا کی برکت ہے (جو سورۃ شعراء میں ہے۔ وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ، اور بعد کے آنے والوں میں مجھ کو سچی ناموری عطا کر)۔

اضافی مواد

Reference Material

سورۃ مریم (آیات 30 تا 50) اہم نکات

- حضرت عیسیٰؑ نے گھوارے میں اللہ کے نبی ہونے کا اعلان کیا۔
- آپؑ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے کتاب اور نبوت عطا کی۔
- زندگی بھر نماز اور زکوٰۃ کا حکم ملا — دین کی دو بنیادی بنیادیں۔
- اپنی والدہ حضرت مریمؑ کی اطاعت اور خدمت کا ذکر کیا۔
- فرمایا: میں جبار و شقی نہیں، ماں کا فرمانبردار ہوں۔
- ان باتوں سے انجیل کی ان روایات کی تردید ہوتی ہے جن میں مریمؑ کے ساتھ گستاخی کا تاثر ملتا ہے۔
- ولادت، وفات اور دوبارہ زندہ کیے جانے پر سلامتی کی خبر دی — جیسے یحییٰؑ کے لیے۔
- حضرت عیسیٰؑ کی ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ انسان، اللہ کے نبی، اور اس کے مقرب بندے تھے — نہ کہ ابن اللہ۔
- ان کی حقیقت وہی ہے جو انہوں نے خود کہی (ذٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ)
- عیسائیوں نے "اب" (رب/باپ) کو غلط سمجھ کر "ابن اللہ" کا نظریہ گھڑ لیا۔
- اللہ کا بیٹا ہونے کا عقیدہ اللہ کی صفات کے خلاف ہے - وہ "کُن" کہہ کر پیدا کرتا ہے۔

سورۃ مریم (آیات 30 تا 50) اہم نکات

- حضرت عیسیٰؑ کی بے باپ پیدائش بھی اللہ کے کلمہ "کن" کا مظہر ہے، الوہیت کی دلیل نہیں
- حضرت عیسیٰؑ کا اصل پیغام: "اللہ میرا اور تمہارا رب ہے، اسی کی عبادت کرو"
- اللہ ہی عبادت کا مستحق ہے کیونکہ وہ خالق، رازق اور رب ہے
- مشرکانہ عقائد کو حضرت عیسیٰؑ نے خود رد کیا؛ ان کا پیغام توحید پر مبنی تھا
- حضرت یحییٰؑ بھی معجزہ سے پیدا ہوئے، مگر انہیں "اللہ کا بیٹا" نہیں کہا گیا
- عیسائی فرقوں (یعقوبیہ، نسطوریہ، اسرائیلیہ وغیرہ) نے حضرت عیسیٰؑ کی حقیقت میں اختلاف کیا
- قرآن نے شمعون کے پیروکاروں کی تعریف کی جنہوں نے عیسیٰؑ کو اللہ کا بندہ و نبی مانا
- قیامت کے دن حضرت عیسیٰؑ گواہی دیں گے کہ انہوں نے اللہ کے سوا کسی کی عبادت کا حکم نہیں دیا
- حبشہ کے دربار میں صحابہؓ نے بغیر خوف کے یہی قرآنی موقف پیش کیا — صداقت پر ثابت قدمی کی اعلیٰ مثال۔

عیسائیت کے چند اہم فرقے اور مکاتبِ فکر (فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَیْنِہِمْ)

- **توحید پرست گروہ** : حضرت عیسیٰؑ کے بعد پہلی، دوسری اور تیسری صدی عیسوی میں کئی گروہ ایسے موجود تھے جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا ماننے سے انکار کیا اور انہیں انسان، نبی یا خدا کا برگزیدہ بندہ تصور کیا۔ انہوں نے پال (Paul) کے نظریے اور عیسیٰ کی الوہیت (divinity) کو رد کیا
- لیکن جیسے جیسے پال کے ماننے والے زیادہ ہوتے گئے اور پال کا عقیدہ رومن سلطنت کی سرکاری کلیسا (کیتھولک چرچ) کا عقیدہ بن گیا تو سرکار اور کیتھولک چرچ نے ان توحید پرست گروہوں کو "بدعتی" (heretical) قرار دے دیا۔ ان میں سے چند ایک گروہ یہ تھے)

1. **ایبیونیٹ (Ebionites)** – یہ حضرت عیسیٰ کو خدا کا نبی، بندہ اور انسان مانتے تھے، نہ کہ خدا یا خدا کا بیٹا۔ ان کی پیدائش کو عام انسانی پیدائش سمجھتے تھے، یعنی کنواری مریم کا معجزہ بھی نہیں مانتے تھے۔ تورات اور یہودی شریعت کو لازم مانتے تھے، حتیٰ کہ مسیحی ہونے کے باوجود ختنہ، روزہ، حلال و حرام کی پابندی کرتے تھے۔ پال کو دھوکہ باز یا شریعت کا دشمن سمجھتے تھے اور اس کی تعلیمات کو رد کرتے تھے۔ کیتھولک چرچ نے انہیں (heresy- گمراہ) قرار دیا اور رفتہ رفتہ یہ گروہ ختم ہو گیا
2. **ناصری (Nazarenes)**- حضرت عیسیٰ کو انسان اور نبی مانتے تھے۔ یہودی شریعت کے پیروکار تھے اور اپنے آپ کو یہودی نبیوں کے تسلسل میں سمجھتے تھے۔ پال کی تعلیمات کو قبول نہین کرتے تھے- یہ گروہ حضرت عیسیٰ کی کنواری مریم سے معجزانہ پیدائش کو مانتا تھا- انہیں بعض اوقات یہودی مسیح بھی کہا جاتا ہے- یہ ابتدائیوں صدیوں میں ہی معدوم ہو گیا۔
حضرت عیسیٰ کو بھی " ناصری" کہا جاتا تھا (Jesus of Nazareth)، لیکن یہ فرقہ اس سے مختلف معنوں میں ناصری کہلاتا ہے

عیسائیت کے چند اہم فرقے اور مکاتبِ فکر (فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ)

3. سرِنتھیانی فرقہ (Cerinthians) —اس فرقے کا بانی ایک یونانی نژاد شخص Cerinthus تھا۔ یہ حضرت عیسیٰ کو عام انسان مانتے تھے، مگر ان کے اوپر "خدا کی روح" نازل ہوئی جو صلیب سے پہلے اُن سے جدا ہو گئی۔ وہ خالص توحید کے قائل تھے اور تثلیث یا عیسیٰ کی الوہیت کو نہیں مانتے تھے —پال کی تعلیمات کو نہیں مانتے تھے اس وجہ سے بعد میں مرکزی چرچ نے انہیں بدعتی قرار دیا۔اور رفتہ رفتہ یہ فرقہ ناپید ہو گیا

○ توحید پرست گروہ جو حضرت عیسیٰ کو خدا یا خدا کا بیٹا نہیں مانتے تھے، مرکزی کیتھولک چرچ کی شدید مخالفت کے باعث آہستہ آہستہ ناپید ہو گئے لیکن ان کے کچھ نہ کچھ اثرات چلتے رہے اور اب جدید دور میں بھی کسی حد تک ان کے نظریاتی وارث گروہ موجود ہیں ان میں زیادہ نمایاں یہ دو گروہ ہیں :

⇦ یونٹیرین چرچ (Unitarianism) - اس گروہ کے لوگ حضرت عیسیٰ کو خدا نہیں بلکہ انسان اور نبی و مصلح مانتے ہیں۔ تثلیث کو رد کرتے ہیں۔ نمایاں خصوصیات آزاد فکری، عقلی و سائنسی بنیادوں پر ایمان کی تعبیر وغیرہ ہیں۔ یہ گروہ زیادہ تر یورپ، امریکہ، کینیڈا میں پایا جاتا ہے

⇦ Jehovah's Witnesses (یہوواکے گواہ) —ان کا ظہور انیسویں صدی میں امریکہ میں ہوا یہ تثلیث کا انکار کرتے ہیں، حضرت عیسیٰ کو "خدا کا بیٹا" تو مانتے ہیں، لیکن اللہ نہیں بلکہ مخلوق سمجھتے ہیں۔ خون کی منتقلی حرام سمجھتے ہیں ، قومی ترانے و جھنڈے سے اجتناب کرتے ہیں —گھر گھر جا کر تبلیغ کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک خدا کا اصل نام "یہوواہ" (Jehovah) ہے New World Translation of the Holy Scriptures (NWT) کا تیار کردہ بائبل کے ترجمے کو مانتے / تبلیغ کرتے ہیں — پوری دنیا میں پائے جاتے ہیں، خاص کو مغربی ممالک میں

عیسائیت کے چند اہم فرقے اور مکاتبِ فکر (فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَیْنِهِمْ)

عیسائیت کے دیگر چند اہم مکاتبِ فکر اور فرقے

- کیتھولک (Roman Catholic) — اس فرقے کا ظہور ابتدائی صدیوں میں ہوا لیکن چوتھی صدی عیسوی میں خاص طور پر رومی سلطنت کے سرپرستی کے بعد یہ فرقہ مستحکم ہوگیا — اس کا مرکز ویٹی کن سٹی (روم) اور اس کے سربراہ پوپ ہوتے ہیں۔ ان کے عقائد میں پوپ کی معصومیت، مقدسین کی شفاعت، سات مقدس رسومات (Sacraments)، اور روایات کی اہمیت پر زور شامل ہے — یہ فرقہ دنیا میں سب سے بڑا عیسائی فرقہ ہے۔اس کا وسیع نیٹ ورک اور تنظیمی ڈھانچہ ہے
- پروٹسٹنٹ (Protestant) — اس فرقے کا ظہور 16ویں صدی میں مارٹن لوتھر کی قیادت میں اصلاحی تحریک (Reformation Movement) کے نتیجے میں ہوا
- ان کے عقائد میں Sola Scriptura یعنی کتابِ مقدس (بائبل) ہی ایمان اور عمل کا واحد مستند ذریعہ ہے،(کلیسا کی انسانی روایات یا پوپ کے فیصلے اس پر فوقیت نہیں رکھتے)، ہر شخص بائبل کو خود پڑھ کر سمجھ سکتا ہے۔ اور Sola Fide یعنی نجات صرف ایمان سے حاصل ہوتی ہے، اعمال سے نہیں
- اس فرقے کے ذیلی فرقوں میں Lutheran، Calvinist، Anglican / Church of England، Baptist، Methodist، اور Pentecostal شامل ہیں
- آرتھوڈوکس (Eastern Orthodox) — اس فرقے کا ظہور 1054ء میں کیتھولک چرچ سے علیحدگی کے بعد ہوا۔ تب اس کا مرکز قسطنطنیہ (موجودہ استنبول) قرار پایا۔ بائبل اور روایات، سات مقدس رسومات۔ پوپ کی معصومیت کو نہیں مانتے۔مذہبی عبادات میں تصویری علامتوں (icons) کا استعمال، رسمی عبادات پر زور شامل ہے

عیسائیت کے چند اہم فرقے اور مکاتبِ فکر (فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَیۡنِہِمۡ)

- قبطی آرتھوڈوکس (Coptic Orthodox) —اس فرقے کا ظہور پہلی صدی عیسوی میں مصر میں ہوا۔ ان کا مرکز مصر میں اور ان کا سربراہ "پوپ آف اسکندریہ" کہلاتا ہے
- ان کے عقائد میں تثلیث اور مسیح کی دوہری فطرت پر مخصوص رائے (Miaphysitism) شامل ہے یعنی ان کے نزدیک حضرت عیسیٰ کی الٰہی فطرت (divine nature)اور انسانی فطرت (human nature) الگ الگ وجود نہیں رکھتیں، بلکہ وہ ایک نئی، مشترکہ فطرت بن گئی۔ وہ نہ صرف خدا تھے، نہ صرف انسان، بلکہ ایک "خدا-انسان" (Theanthropos) کی منفرد حالت۔
- آرمینیائی آرتھوڈوکس (Armenian Apostolic) —اس فرقے کا ظہور آرمینیا میں 301ء میں مسیحیت کو سرکاری مذہب بنانے کے بعد ہوا - یہ بھی قبطی عیسائیوں کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو واحد "خدا-انسان" مانتا ہے جس کی ایک متحدہ فطرت (Miaphysite) ہے- تثلیث کے قائل ہیں۔ یہ "Oriental Orthodox Churches" میں شامل ہےاور چرچ کونسل آف چالسیڈن (451ء)کے فیصلوں کو نہیں مانتے
- نسطوری چرچ (Church of the East) —اس کا ظہور پانچویں صدی میں نسطور (Nestorius) کی تعلیمات کی بنیاد پر۔اس کے پیروکار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی انسانی اور الٰہی فطرت کو جداگانہ حیثیت سے مانتے ہیں، یہ قدیم عراق اور ایران میں ظہورپزیر ہوا مگر بعد میں ہندوستان اور چین تک پھیلا۔اس کو آشوری اور Nestorian چرچ بھی کہا جاتا ہے

عیسائیت کے چند اہم فرقے اور مکاتبِ فکر (فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ)

- مورمن چرچ (Mormon / Church of Jesus Christ of Latter-day Saints) —اس کا ظہور انیسویں صدی (1830) میں امریکہ میں جوزف سمتھ کے ذریعے ہوا۔ یہ ایک غیر روایتی عیسائی فرقہ ہے جس کی تعلیمات کئی پہلوؤں سے روایتی مسیحیت (کیتھولک، پروٹسٹنٹ وغیرہ) سے مختلف ہیں۔
- یہ بائبل کے ساتھ ساتھ "کتاب مورمن" کو بھی وحی سمجھتے ہیں۔ مورمن عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب کے بعد امریکہ کے قدیم باشندوں کے پاس آئے تھے۔ان کی یہ کتاب (Book of Mormon) حضرت عیسیٰ کے امریکہ میں آنے کے واقعات پر مشتمل ہے۔
- یہ خدا، حضرت عیسیٰ، اور روح القدس کو تین علیحدہ وجود مانتے ہیں (تثلیث کے روایتی عقیدے سے مختلف)۔اور خدا کو جسمانی شکل والا مانتے ہیں۔ ان کے نزدیک انسان خدا جیسا بن سکتا ہے اور یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبوت آج بھی جاری ہے، اور ان کا صدر/رہنما ان کا "نبی" ہوتا ہے۔
- بہت منظّم، خاندانی نظام پر زور، اور خاندانی نسب کی تلاش (genealogy) کو عبادت کا درجہ دیتے ہیں۔ ایک زمانے میں کثرتِ ازدواج (polygamy) کو جائز مانتے تھے (اب بظاہر ترک کرتے جا رہے ہیں)۔
- عیسائی فرقے انہیں غیر عیسائی قرار دیتے ہیں کیونکہ ان کے کئی عقائد روایتی مسیحیت سے مختلف ہیں

سینٹ پال (Saint Paul) - عیسائیت میں

- سینٹ پال/پولوس (Saint Paul) کا اصل نام ساؤل (Saul) تھا۔ اس کا تعلق بنی اسرائیل کے قبیلے بنیامین سے تھا۔ یہودی مذہب میں یہودی شریعت کا عالم فریسی (Pharisee) تھا۔ دمشق کے سفر میں حضرت عیسیٰ کی مبینہ ظاہری تجلی کے بعد ایمان لایا اور عیسائیت کا داعی بن گیا
- عیسائیت میں مقام — پولوس کو عیسائیت میں "رسول اقوام (Apostle to the Gentiles)" کہا جاتا ہے یعنی وہ شخص جس نے عیسائیت کو یہودیت کی حدود سے نکال کر دیگر اقوام میں پھیلایا — اس نے عیسائیت میں Sola Fide کا عقیدہ متعارف کروایا جس کے مطابق نجات صرف ایمان سے ہے، شریعت سے نہیں

عہد نامہ جدید (New Testament) میں شامل 27 کتابوں میں سے 13- 14 خطوط پولس سے منسوب ہیں، ان خطوط کو عیسائی الٰہیات کی بنیاد مانا جاتا ہے

- پولوس نے جدید عیسائیت (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات سے بعید) عقائد کی تشکیل میں مرکزی کردار ادا کیا - حضرت عیسیٰ کی الوہیت، کفارہ، نجات، تثلیث جیسے تصورات اسی نے وضع کیے۔ اس نے کہا کہ " عیسیٰ کا خون صلیب پر گناہوں کی قیمت کے طور پر بہایا گیا ہے؛ جو بھی ایمان لائے گا، وہ نجات پائے گا"، قانونِ موسوی (Mosaic Law) کو منسوخ کر دیا، ختنہ، کھانے کے قوانین (حرام، حلال) کو غیر ضروری قرار دیے
- جدید عیسائیت میں پولوس (Saint Paul) کو حضرت عیسیٰ کا برگزیدہ رسول، نجات کا پیغامبر، اور مسیحی عقائد کا معمار سمجھا جاتا ہے

سینٹ پال (Saint Paul)- اسلامی نقطہ نظر

- اسلامی نقطہ نظر کے مطابق پولوس(Paul) نے حضرت عیسیٰؑ کی اصل توحیدی تعلیمات(توحید، تنسیخِ شریعت) کو تبدیل کردیا
- اسلامی تعلیمات کے مطابق حضرت عیسیٰ کے اصل پیروکار "حواری" تھے، جو اللہ کے نبی کے پیغام پر قائم تھے۔ پولوس حواری نہیں تھا، بلکہ وہ پہلے مسیحیوں کا دشمن رہا، بعد میں خود کو نبی/رسول کہلانے لگا
- تثلیث اور حضرت عیسیٰؑ بطورِ خدا کے بیٹے کا عقیدہ متعارف کروایا، سبت اور کاشرت (Kosher)کے قوانین ترک کروائے، صلیب پر نجات کا عقیدہ ایجاد کیا۔
- قرآن نے پولوس(Paul) کا نام نہیں لیا، لیکن حضرت عیسیٰؑ کے بعد آنے والے "بدلنے والوں" کی مذمت کرتا ہے
- وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِن بَعْدِهِم مِّن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَلَٰكِنِ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ وَمِنْهُم مَّن كَفَرَ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ - اگر اللہ چاہتا، تو ممکن نہ تھا کہ اِن رسولوں کے بعد جو لوگ روشن نشانیاں دیکھ چکے تھے، وہ آپس میں لڑتے مگر (اللہ کی مشیت یہ نہ تھی کہ وہ لوگوں کو جبراًاختلاف سے روکے، اس وجہ سے)انہوں نے باہم اختلاف کیا، پھر کوئی ایمان لایااور کسی نے کفر کی راہ اختیار کی ہاں، اللہ چاہتا، تو وہ ہر گز نہ لڑتے، مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ 2/253
- علمائے اسلام نے پولس(Paul) کو دین مسیح کے محرفین میں شمار کیا ہے جنہوں نے انجیل اور عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کو بدل دیا ۔سید ابوالاعلیٰ مودودی کے مطابق پال موجودہ عیسائیت کا بانی ہے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں) (خطبات)
- پال نے حضرت عیسیٰؑ کی اصل توحیدی تعلیمات کو تبدیل کرکے اور حضرت عیسیٰؑ کی رسالت کو الوہیت میں بدل کے آپ کے لائے ہوئے دینِ الٰہی کی ہیئت بدل دی

انجیل- عیسائیت کی الہامی کتاب

- عیسائیت میں بنیادی الہامی کتاب کو انجیل کہا جاتا ہے، انگریزی میں اسے بائبل بھی کہا جاتا ہے اگرچہ بائبل کا اطلاق وسیع تر ہے
- اس کے دیگر ناموں میں Gospel جس کا مطلب ہے "خوشخبری" (Good News)، عہد نامہ جدید (New Testament) یہ ان کتب کا مجموعہ جو حضرت عیسیٰ کے بعد لکھی گئیں۔ قدیم لاطینی اور یونانی میں اسے Evangel کے نام سے بھی لکھا جاتا ہے
- بائبل عیسائیوں کی مرکزی مقدس کتاب ہے، اور یہ دو حصوں پر مشتمل ہے:
  - عہد نامہ عتیق (Old Testament)
  - عہد نامہ جدید (New Testament)
- عہد نامہ عتیق (Old Testament) - یہ حصہ یہودیوں کی بھی مقدس کتاب ہے اور حضرت موسیٰؑ (Moses) اور دیگر انبیاء کی تعلیمات پر مشتمل ہے۔ عیسائی اس کو الہام کا حصہ مانتے ہیں کیونکہ یہ حضرت عیسیٰ سے پہلے کا کلامِ الٰہی ہے۔
- یہود اور پروٹسٹنٹ کے نزدیک اس مجموعے میں 39 کتابیں ہیں (کیتھولک کے نزدیک عہد نامہ قدیم میں 46 کتابیں ہیں)
- - عہد نامہ قدیم کی پہلی پانچ کتب (Pentateuch) کے مجموعہ کو تورات کہتے ہیں اسی حصے کو یہودی الہامی کتاب سمجھتے ہیں- وہ یہ ہیں، پیدائش (Genesis)، خروج (Exodus)، احبار (Leviticus)، گنتی (Numbers)، استثنا (Deuteronomy)
- زبور (Psalms) حضرت داؤدؑ سے منسوب دعاؤں اور حمد و ثناء کی کتاب ہے۔ نبیوں کی کتب (Books of Prophets) جیسے یسعیاہ (Isaiah)، یرمیاہ (Jeremiah)، حزقی ایل (Ezekiel) وغیرہ کی کتب الگ ہیں (لیکن اسی عہد نامہ قدیم میں ہیں)

انجیل - عیسائیت کی الہامی کتاب

- عہد نامہ جدید (New Testament) - یہ حصہ خالصتاً عیسائی الہامی روایت پر مبنی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی، تعلیمات، صلیب، قیامت اور ابتدائی کلیسیا (Church) کی تاریخ کو بیان کرتا ہے۔
- اس میں 27 کتابیں ہیں لیکن زیادہ اہم اور مشہور اناجیل اربعہ (Four Gospels) ہیں جو یہ ہیں :
  1. متی (Matthew)
  2. مرقس (Mark)
  3. لوقا (Luke)
  4. یوحنا (John)
- یہ چار اناجیل حضرت عیسیٰ کی سیرت، معجزات، مواعظ اور صلیب کے واقعات پر مبنی ہیں اور انہیں Synoptic Gospels بھی کہا جاتا ہے (کیونکہ ان میں کافی مشابہت پائی جاتی ہے) اور Canonical Gospels بھی
- اس کے علاوہ بائبل میں دیگر کتب بھی ہیں جیسے رسولوں کے اعمال (Acts of the Apostles) جس میں حضرت عیسیٰ کے بعد حواریوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا بیان ہے اور رسائل (Epistles) جس میں خطوط ہیں خاص طور پر پولوس (Paul) کے خطوط جو اس نے ابتدائی کلیسیا کو رہنمائی کے لیے لکھے، اور مکاشفہ (Revelation) جو پیشین گوئیوں پر مشتمل ہے، اسے یوحنا نے لکھا اور اسے قیامت کے قریب واقعات کی کتاب سمجھا جاتا ہے۔

عیسائیت میں مصدقہ اور غیر مصدقہ اناجیل (Canonical & Apocryphal Gospels)

- عیسائیت کے ابتدائی تین صدیوں میں کوئی متفقہ بائبل (انجیل) موجود نہیں تھی، بہت سی اناجیل، خطوط (Epistles)، اور مذہبی تحریریں گردش میں تھیں۔ ہر کلیسیا (church) اپنی پسندیدہ کتب کو استعمال کرتا تھا
- چوتھی صدی عیسوی (363 CE) میں Council of Laodicea جو کی چرچوں کی کونسل تھی، نے اس سلسلے میں ابتدائی کوشش کی اور پھر اس ضمن میں بے شمار کاوشوں کے بعد چوتھی صدی کے آخر پر Councils of Carthage نے 27 کتابوں پر مشتمل "New Testament" کی فہرست مرتب کی جسے بعد میں رومی کیتھولک چرچ نے قبول کیا اور اسے رسمی حیثیت دی۔
- Canonical Gospels کا فیصلہ چرچ کونسلز نے چوتھی صدی عیسوی میں کیا، اور صرف اس کی دی گئی اناجیل کو قانونی اور مصدقہ قرار دیا۔
- باقی اناجیل کو تاخیر سے لکھا ہونے یا غیر مقبول تعلیمات کی بنا پر رد کر دیا گیا اور انہیں Apocryphal Gospels یا غیر مصدقہ قرار دیا گیا (اس میں برناباس کی انجیل بھی شامل ہے جو توحید کی تعلیمات پر مبنی ہے، حضرت عیسیٰؑ کو انسان اور نبی قرار دیتی ہے، اللہ کا بیٹا نہیں اور صلیب کی روایتی عیسائی روایت کو مسترد کرتی ہے— یہ سب تعلیمات چونکہ اس وقت کی غالب اکثریتی تعلیمات کے خلاف تھیں اس لیے اس انجیل کو بھی Apocryphal Gospels یا غیر مصدقہ قرار دیا گیا)
- رومن کیتھولک مذہب اسے غیر معتبر اور جعلی سمجھتا ہے لیکن مسلمان اسے معتبر سمجھتے ہیں کیونکہ یہ عیسیٰ علیہ السلام کی حقیقی توحید کی تعلیمات سے ہم آہنگ ہے

برناباس کون تھا

- برناباس کا اصل نام یوسف تھا، وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دین قبول کرنے والوں میں سے ایک تھے، انہوں نے خود انجیل میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ میں حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لانے والے ابتدائی بارہ حواریوں میں سے ایک ہوں اور شروع سے آخر تک عیسیٰؑ کے ساتھ رہا
- متی اور مرقس نے ۱۲ حواریوں کی لسٹ میں برناباس کے نام کی بجائے توما کا نام شامل کیا ہے
- مسیح علیہ السلام کے حواریوں نے اس کا لقب برناباس رکھا جس کے معنی ہیں " نصیحت کا فرزند" ، یہ لقب ان کی کردار کی مناسبت سے رکھا گیا اور اس سے اس قدر و منزلت کا اظہار بھی ہوتا ہے جو ان کو عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے ہاں تھی
- آپ کیپرس (قبرص) میں پیدا ہوئے اور بنی اسرائیل کے لاوی خاندان سے تھے
- لوقا (Luke) نے عہد نامہ جدید (کی انجیل) کی کتاب "کتابِ اعمال" میں انہیں ایک نیک مرد اور روح القدس اور ایمان سے معمور بتایا ہے
- ان کے علم، تقویٰ اور کرامات کی بدولت انہیں معاشرے میں ایک اعلیٰ و معزز مقام حاصل تھا، معاشرے میں رومی عقائد کے زیرِ اثر بعض لوگ انہیں دیوتا سمجھتے تھے اور انہیں زیوس (Zeus) کا خطاب دیا

انجیل برناباس

- حواری برناباس کی انجیل کا تذکرہ قدیم مسیحی روایات اور لٹریچر میں ملتا ہے لیکن چونکہ صدیوں تک یہ انجیل غائب رہی اس لیے قطعی طور پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ وہی انجیل ہے جو برناباس نے مرتب کی مگر اس کی توحیدی تعلیمات اور عیسیٰؑ کی نسبت غیر الوہی تفصیلات ایسی ہی ہیں جو انبیا و رسل کی دعوت کا خاصہ ہیں، اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات، سیرت اور اقوال کی صحیح ترجمانی کی گئی ہے۔
- جب سے یہ منظرِ عام پر آئی ہے علمائے اسلام نے تحقیق و جستجو سے ایسے شواہد پیش کیے ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعتاً یہ وہی انجیل ہے جو گم ہو گئی تھی
- کلیسا، برناباس کی اس انجیل کو غیر قانونی اور مشکوک الصحت (Apocryphal) کہتا ہے
- سولھویں صدی میں اس کے اطالوی ترجمے کا صرف ایک نسخہ پوپ سکسٹس (Sixtus) کے کتب خانے میں پایا جاتا تھا اور کسی کو اس کے پڑھنے کی اجازت نہ تھی۔
- اٹھارویں صدی کے آغاز میں وہ ایک شخص John Toland کے ہاتھ لگا۔ پھر مختلف ہاتھوں میں ہوتا ہوا 1738ء میں ویانا کی امپریل لائبریری میں پہنچا (یہ نسخہ آج بھی وہاں محفوظ ہے)
- 1907ء میں اسی نسخے کا انگریزی ترجمہ آکسفورڈ کے کلیرنڈن پریس سے شائع ہوا لیکن جلد ہی اس کے تمام نسخے غائب کر دیے گئے اور اس کو دوبارہ شائع نہیں ہونے دیا گیا

انجیل برنا باس

- اسی اطالوی زبان والے نسخے کا ایک ترجمہ ہسپانوی زبان میں منتقل ہوا جو اٹھارویں صدی میں پایا جاتا تھا اور اس کا ذکر جارج سیل نے اپنے انگریزی ترجمۂ قرآن کے مقدمہ میں کیا ہے اور اس سے اقتباسات بھی نقل کئے ہیں
- یہ نسخہ بھی غائب کر دیا گیا اور اب اس کا کوئی سراغ نہیں ملتا

عیسائیوں کا الزام کہ یہ انجیل (برنا باس) کسی مسلمان نے لکھی ہے

- یہ بہت ہی بودے اور کمزور دلائل ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو مسلمانوں کی ڈیڑھ ہزار برس کی تاریخ میں اس کا کہیں نہ کہیں ذکر ملتا، اس کے اقتباسات نقل کئے جاتے اور مسلمان اس سے دلائل لاتے لیکن یہ نہیں ہوا
- آپ ﷺ کی پیدائش سے بھی 75 سال پہلے پوپ گلاسیس اوّل (Pope Gelasius I) کے زمانے میں بد عقیدہ اور گمراہ کن (Heretical) کتابوں کی جو فہرست مرتب کی گئی تھی، اور ایک پاپائی فتوے کے ذریعے سے جن کا پڑھنا ممنوع کر دیا گیا تھا، ان میں انجیل برنا باس (Evangelium Barrnabe) بھی شامل تھی- اس وقت کون سا مسلمان تھا جس نے یہ جعلی انجیل تیار کی تھی؟
- عیسائی علماء کے ہاں یہ بات مسلم ہے کہ شام، اسپین، مصر وغیرہ ممالک کے ابتدائی مسیحی کلیسا میں ایک مدت تک برنا باس کی انجیل رائج رہی ہے اور چھٹی صدی میں اسے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

انجیل برناباس

عیسائی دنیا انجیل برناباس کے خلاف کیوں ہے؟

- عیسیٰ علیہ السلام کے ابتدائی پیرو آپؑ کو صرف نبی مانتے تھے... اور حضرت موسیٰؑ کی شریعت پر چلتے تھے۔ عقائد اور احکام اور عبادات کے معاملے میں اپنے آپ کو دوسرے بنی اسرائیل سے قطعاً الگ نہ سمجھتے تھے
- حضرت عیسیٰؑ کے بعد جب سینٹ پال اس جماعت میں داخل ہوا تو اس نے رومیوں، یونانیوں اور دوسرے غیر یہودی اور غیر اسرائیلی لوگوں میں بھی اس دین کی تبلیغ واشاعت شروع کردی، اور اس غرض کے لیے ایک نیا دین بنا ڈالا، جس کے عقائد اور اصول اور احکام اس دین سے بالکل مختلف تھے جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیش کیا تھا، اس نئے دین کی بنیاد عیسیٰؑ کا کوئی قول یا تعلیمات نہیں بلکہ اپنے کشف والہام کو بنایا
- اس نے دین کو شریعت کی پابندیوں سے آزاد کر دیا، حلال و حرام کی تمیز ختم کر دی، ختنہ منسوخ کر دیا، اور عیسیٰ علیہ السلام کی اُلوہیت اور ان کے ابنِ خدا ہونے اور صلیب پر جان دے کر اولادِ آدمؑ کے پیدائشی گناہ کا کفارہ بن جانے کا عقیدہ بھی تصنیف کر ڈالا
- مسیح علیہ السلام کے ابتدائی پیروؤں نے ان بدعات کی مزاحمت کی مگر سینٹ پال نے جو دروازہ کھولا تھا، اس سے غیر یہودی عیسائیوں کا ایک ایسا زبردست سیلاب اس مذہب میں داخل ہوگیا، جس کے مقابلے میں وہ مٹھی بھر لوگ کسی طرح نہ ٹھہر سکے۔

انجیل برنا باس

عیسائی دنیا انجیل برنا باس کے خلاف کیوں ہے؟

- انجیل برنا باس پال کے گھڑے ہوئے مذہب اور عقائد کے برعکس توحیدی تعلیمات لئے ہوئے تھی، اس کا مصنف کتاب کے آغاز ہی میں اپنا مقصدِ تصنیف یہ بیان کرتا ہے کہ "ان لوگوں کے خیالات کی اصلاح کی جائے جو شیطان کے دھوکے میں آکر یسوع کو ابن اللہ قرار دیتے ہیں، ختنہ کو غیر ضروری ٹھیراتے ہیں، اور حرام کھانوں کو حلال کردیتے ہیں، جن میں سے ایک دھوکا کھانے والا پولوس (Paul) بھی ہے"
- برنا باس نے اس انجیل میں حضرت عیسیٰؑ کی مفصل تقریریں نقل کی ہیں جن میں انہوں نے بڑی سختی کے ساتھ عیسیٰؑ کے الوہیت کے عقیدے کی نفی ہے
- اس نے اِس انجیل میں اِس پولوسی عقیدے کی بھی نفی کی کہ مسیح علیہ السلام نے صلیب پر جان دی تھی وہ اپنی آنکھوں دیکھے حالات بیان کرتا ہے کہ جب یہوداہ اسکریوتی (Judas Iscariot) یہودیوں کے سردار کاہن سے رشوت لے کر حضرت عیسیٰؑ کو گرفتار کرانے کے لیے سپاہیوں کو لے کر آیا، تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے چار فرشتے آنجنابؑ کو اٹھا لے گئے... اور یہوداہ اسکریوتی کی شکل اور آواز بالکل وہی کردی گئی جو حضرت عیسیٰؑ کی تھی۔ صلیب پر وہی چڑھایا گیا تھا، نہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
- یہ انجیل سینٹ پال کے گھڑے ہوئے عقیدوں کو زمین بوس کردیتی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کی صحیح تعلیمات پیش کرتی ہے جسے موجودہ عیسائیت کا پال کے ہاتھوں اغوا ثابت ہوتا ہے اسی لیے عیسائی دنیا اس کے خلاف ہے